ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر شبنم نیاز

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر حنا کنول

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

اقبال کا تصوّرِ اجتہاد اور اسلامی فلاحی ریاست کا قیام

Dr. Shabnam Niaz,
Assistant Professor, Lahore College for Women University, Lahore
Dr.Hina Kanwal,
Assistant Professor, Lahore College for Women University, Lahore

Iqbal's ideology of "Ijtihad" and establishing an Islamic welfare state

Dr. Iqbal was a poet with a far reaching vision and deep insight whose thinking enlightened the man of different times of the states of humanity. All his teachings are focused on elevating humanity and establishing on Islamic state. He kept a watchful eye on the exploitation of the Muslim Ummah and ever increasing infiltration attempts of westerns imperialism. He wishes to come up with an action plan that would free Muslims of all the peachicaments that they were concocting at the time. He always dreams of establishing an Islamic state for the renaissance of Islamic glory. For this reason he was use the world millat frequently in his poetry. He has been a great advocate of "Ijtihad" for establishing a strong Islamic state in the present time. For this reason he looks for the solution of religious, economiceal, political and social issues in Ijtihad. In this article the possibility of establishing and Islamic welfare state will be in the light of Iqbal's ideology of Ijtihad.

Keywords: *Far reaching vision, Deep insight, Enlightened, Elevating humanity, Exploitation, Imperialism, Infiltration, Glory, Frequently Advocate.*

شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال وہ بالغِ نظر اور دُور رس نگاہ رکھنے والے شاعرِ ہیں جِن کی فکر نے ہر عہد کے انسان کو انسانیت اور انسانیت کے مرتبے اور مقام کا شعور دیا۔ اُن کی تمام تر تعلیمات کا دائرہ انسانیت کی معراج اور

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اسلامی ریاست کے استحکام کے گرد گھومتا ہے۔ وہ مسلم اُمّہ کی استحصالی اور مغربی سامراجیّت کی بڑھتی ہوئی د راندازیوں پر بڑی گہری نگاہ رکھتے تھے۔ وہ ایک ایسالائحہِ عمل مرتب کرناچاہتے تھے جس کی روشنی میں عہدِ حاضر کے مسائل سے برسرپیکار مسلمان نجات حاصل کر سکیں۔ وہ اپنی شاعری میں جگہ جگہ ملّت کا لفظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ وہ ملتِ اسلامیہ کے عروج کے لیے ایک ٹھوس، مدلل اور واضح منصوبہ بندی کے خواہاں رہے جس کے لیے وہ ایک فلاحی اسلامی ریاست کے قیام کے خواب دیکھتے تھے۔ وہ ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی ریاست کے لیے عصرِ حاضر میں اجتہاد کے قائل رہے۔ فکری اعتبار سے ان کے ذہن پر مذہبی اثرات ہمیشہ سے غالب نظر آتے ہیں اور اسی لیے وہ عصرِ حاضر کے مسلمانوں کے شرعی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی مسائل کا حل اجتہاد میں تلاش کرتے ہیں۔ اس مقالے میں علامہ اقبال کے تصوّرِ اجتہاد کے اور اُن کے نظریات کی روشنی میں اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔

علامہ اقبال کا عہد گوناگوں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کا ایک ایسا عہد تھا جس میں استعماری طاغوتی قوتیں عروج پر تھیں۔ مغربی سامراجیت کی ہر شعبہ ہائے زندگی میں بڑھتی ہوئی در اندازیاں، ہندوستانی متعصب قوم کی منافرت اور مسلم قوم کی استحصالی ایسے معاملات تھے جن پر اقبال کی بڑی گہری نظر تھی۔ اقبال کی فکر کا مقصد محض شعر و ادب تخلیق کرنا نہیں بلکہ وہ امت مسلم کے لیے ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کرنا چاہتے تھے جس کی روشنی میں عہدِ حاضر کے مسائل سے دوچار مسلم امہ نجات حاصل کر سکے۔ وہ مسلم امہ کی ترقی و ترویج اور اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے ایک واضح منشور رکھتے تھے اور اس کا دائرہ مذہبی فکر کے گرد گھومتا تھا۔ فکری اعتبار سے ان کے ذہن پر مذہبی اثرات غالب نظر آتے ہیں اور اسی لیے ان کے ذہن پر مذہبی اثرات غالب نظر آتے ہیں اور اسی لیے وہ عہد حاضر کے مسلمانوں کے شرعی اور معاشی مسائل کا حل اجتہاد میں تلاش کرتے ہیں۔

پروفیسر عبد الجبار شاکر لکھتے ہیں:

> "انھیں اس بات کا ادراک تھا کہ ماضی کی تاریخ سے بے جا عقیدت اور اس کے مصنوعی احیاء سے ملت کے زوال اور انحطاط کا علاج نہیں ہو سکتا۔ ان کے نزدیک ملت اسلامیہ کی آزادی اور احیاء کے لئے عملاً سیاسی غلامی کی زنجیروں کو توڑنا ہو گا اور پھر نو آزاد مملکتوں کی تعمیر کے لیے انفرادی درجے کے اجتہاد کے بجائے اجتہاد کے ادارے قائم کرنا ہے۔ مستقبل کی جدید آزاد اسلامی ریاستوں کے لیے وہ اِس اجتہاد کا وجود اور وجوب پارلیمنٹ کو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

قرار دیتے ہیں جسے ثقہ علمائے دین کی رہنمائی میسر ہو اُن کے نزدیک ملتِ اسلامیہ کے احیاء اور بقادونوں کا راز اجتہاد کے بند دروازے کو کھولنے میں مضمر ہے۔" (۱)

علامہ اقبال قوم کی جگہ ملت کا لفظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں جس کی اساس مذہبِ اسلام پر استوار ہے۔ ملتِ اسلامیہ کی ترقی، خوشحالی، مذہب کی قوت، فلاح اور ترویج پر منحصر ہے یہی وجہ ہے کہ اقبال ملتِ اسلامیہ کے عروج کے لیے ایک ٹھوس مدلل اور واضح منصوبہ بندی کے خواہاں رہے اور اس کے لیے وہ مذہبی فکر کی تشکیل نو اور اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے اجتہاد کے قائل ہیں۔ اجتہاد کو اسلامی تشریح میں تیسرا بنیادی ماخذ بھی شمار کیا جاتا ہے جیسے رسولِ کریمؐ اور صحابہ کرام نے لفظ "رائے" بھی کہا ہے۔ یہ عموماً اجتماعی مشاورت کی صورت میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

اجتہاد عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنوی کوشش، مشقت اور تکلیف اٹھانے کے ہیں۔ اسلامی فکر کی اصلاح میں اس کا مطلب اسلامی تعلیمات کی روح کے مطابق کوئی قانون واضح کرنا یا کسی نئی صورتِ حال میں آزادانہ فیصلہ دینا ہے۔ اس کے دیگر معانی طاقت اور استطاعت کے بھی ہیں۔ اجتہاد میں یہ تمام مفاہیم سموئے ہوئے ہیں۔ اجتہاد اپنے اندر کئی جہات رکھتا ہے۔ تاریخِ فقہ اسلامی میں اجتہاد کے معنی "رائے" لیا گیا ہے جس کے لیے علم کی اصطلاح بھی استعمال کی گئی۔ اس سے مراد علم حدیث تھا۔ کئی معاملات میں جب کسی مسئلے پر آزادانہ رائے کا اظہار کیا جاتا تو اسے اجتہاد کہتے تھے۔

علامہ اقبال اپنے چھٹے خطبے "الاجتہاد فی الاسلام" میں لکھتے ہیں:

"لغوی اعتبار سے تو اجتہاد کے معنی ہیں کوشش کرنا لیکن فقہ اسلامی کی اصطلاح میں اس کا مطلب ہے وہ کوشش جو کسی قانونی مسئلے میں آزادانہ رائے قائم کرنے کے لیے کی جائے اور جس کی بناء جیسا کہ میں سمجھتا ہوں شائد قرآن مجید کی اس آیت "الذین جاھدوافینا لنھدیھم سلبنا" پر ہے۔ پھر حضور رسالت مآب صلعم کی ایک حدیث ہے اس کا مطلب اور زیادہ وضاحت کے ساتھ متعین ہو جاتا ہے چنانچہ روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت معاذ کو یمن کا عامل مقرر کیا تو فرمایا معاملات کا فیصلہ کیسے کروگے؟ انھوں نے کہا، کتاب اللہ کے مطابق۔ لیکن اگر کتاب اللہ نے ان میں تمھاری رہنمائی نہیں کی تو پھر، ؟ پھر اللہ کے رسولؐ کی سنت کے مطابق، لیکن اگر سنتِ رسولؐ بھی ناکافی ٹھہری؟ اس پر حضرت معاذ نے کہا تو، پھر میں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

خود ہی کوئی رائے قائم کرنے کی کوشش کروں گا۔یوں بھی جن حضرات نے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے، خوب جانتے ہیں کہ فتوحات میں اضافے کے ساتھ ساتھ قانون میں باقاعدہ غور وفکر ناگزیر ہو گیا تھا۔" (۲)

ایسا اجتہاد جو عدل کی روح سے قریب تو ہو اور شریعت کے تمام تقاضوں پر پورا اترتا ہو رسول کریمؐ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ نبی اکرمؐ نے صحابہ کرام کے اس سوال کے جواب میں کہ یارسول اللہؐ بعض اوقات ایسے امور سے واسطہ پڑتا ہے جس کے بارے میں نہ تو قرآن مجید میں کچھ نازل ہوا ہے نہ ہی آپؐ کی سنت میں کوئی فیصلہ دیا ہے اس پر آپؐ نے فرمایا(جس کا مفہوم کچھ یوں ہے)ایسی صورت میں مومنین میں سے اہلِ علم کو اکٹھا کرو اور زیرِ بحث مسئلہ کو باہمی مشاورت سے طے کرو اور کسی ایک رائے پر (بغیر مشورہ) فیصلہ نہ دو۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی جس عہد میں بھی کسی نے اجتہاد کی بات کی اس پر فتوے لگائے گئے اور کم و بیش یہی صورت حال عصرِ حاضر میں بھی ہے اور لوگوں کا خیال ہے کہ آئمہ کرام کے بعد اب اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ عصرِ حاضر میں ایسے بے شمار مسائل در پیش ہیں جن کا شرعی حل صرف اجتہاد ہی میں ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک بھی ملتِ اسلامیہ کے احیاء اور وبقاء کا راز اجتہاد میں پوشیدہ ہے۔ روح اسلام اور معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا واحد ذریعہ اجتہاد ہے۔ اقبال جانتے تھے کہ مسلمہ امہ کے زوال کی ایک بنیادی وجہ دین کا محدود تصور بھی ہے وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے اعتقادات اور عمل میں ربط پیدا ہو اور معاشرہ روحِ اسلام سے ہم آہنگ نظر آئے۔

پروفیسر محمد عثمان لکھتے ہیں:

"اجتہاد کا اصول اسلامی فکر کا ایک نہایت اہم پہلو ہے جسے صدیوں تک مسلمانوں نے یوں نظر انداز کیا ہے جیسے انھیں اس اصول سے کوئی سروکار نہ تھا اور جب کوئی قوم اپنے بنیادی اصولوں کی طرف سے غافل ہو جاتی ہے اور ان سے کام نہیں لیتی تو اسے اپنی غفلت کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے ہم یہ قیمت ادا کر رہے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آنکھیں کھولیں اور ماضی میں کی ہوئی غلطیوں کا علم حاصل کر کے ان کی تلافی کریں اور اصلاحِ اصول کی طرف صحیح قدم اٹھائیں ۔ جو لوگ صدی، نصف صدی زندہ رہنے کی خواہش رکھتے ہوں، ان کی بات اور ہے مگر جو قومیں اور تہذیبیں صدیوں تک تا قیامت صفحہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ہستی پر اپنے آپ کو و قائم و دائم دیکھنے کی آرزو مند اور دعویدار ہوں، ان کے لیے اور باتوں کے علاوہ ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ وہ ثبات اور تغیر کے باہمی ربط اور اُن کی حقیقت کو واضح طور پر جانیں زندگی نہ محض ثبات اور نہ محض تغیر ہے۔" (۳)

اقبالؒ مذہب کو اخلاق اقدار، روایات اور انسان کی شخصیت کو متحد کرنے والی قوت سمجھتے ہیں۔ مذہب ہی وہ مضبوط بنیاد ہے جس پر مسلم امہ کی عمارت قائم ہے۔ ہر عہد میں مذہبی نظام کی تشکیل کے لیے معاشرے کو ایسا لائحہ عمل چاہیے جو اس عہد کے مسائل کو مستقبل بنیادوں پر حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اسی ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اقبال نے اپنے فلسفیانہ مسلک اور مذہبی اجتہاد کو مکمل جامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ وہ علم، مذہبی تجربہ، خدا کے تصور اور عبادت کے مفہوم، انسانی انا کی آزادی اور ابدیت، مسلم تہذیب کے اصل خدوخال اور اسلام کا واضح نکتہ نظر رکھتے تھے۔ ان کی فکر میں علم، خدا، انسان، مسلم تہذیب اور مذہب مقدم ہے۔ علامہ اقبال کے مشہور خطبات فکرِ اسلامی کی تشکیلِ نو، کے ساتوں خطبات اقبال کے نظریات اور فکر کے عکاس ہیں۔ ان کا چھٹا خطبہ "اسلام میں اجتہاد" عصرِ حاضر کے مسائل کے حل کے اعتبار سے کلیدی خطبہ ہے۔ جس میں وہ کئی بار ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

محمد سہیل عمر لکھتے ہیں:

"اس خطبے کا موضوع ہے وہ اصول جس کی بنیاد پر اسلام میں ترقی اور نشوونما کا تصور کیا جا سکے۔ مسئلہ یہ تھا کہ زندگی کے احوال متغیر ہوتے رہتے ہیں اور نئے سوال پیدا ہوتے رہتے ہیں ان سے نبرد آزما ہونے اوران کے جوابات اور حل تلاش کرنے کے لیے اسلام میں صلاحیت موجود ہے اس نکتے کو واضح کرنے کے لیے علامہ، اسلام کے دو بنیادی اصولوں کے عمل کی جانب توجہ دلاتے ہیں یعنی وحیِ نبویؐ اور توحید۔۔۔" (۴)

اقبال اپنے خطبے "اسلام میں اجتہاد" میں اسلامی تاریخ بالخصوص اجتہاد اسلامی کی تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن اور احادیث کی روشنی میں اپنے موقف کو واضح کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے امام ابن تیمیہؒ، علامہ ابن حزمؒ، علامی سیوطیؒ اور علامہ عبدالوہابؒ کی اجتہاد کے لیے مساعی کو بھی بیان کیا ہے۔ اقبال وقت کے بدلتے تقاضوں کے مطابق دیئے گئے فیصلوں کے قائل تھے ان کا ماننا تھا کہ اسلام ایک ساکن یا منجمد معاشی نظام نہیں دیتا اور نہ ہی اس کا ارتقاء و احیاء بند ہو گیا ہے بلکہ وہ وقت کے جدید تقاضوں کے مطابق نئے سانچوں میں ڈھلنے کی مکمل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

صلاحیت رکھتا ہے۔ اقبال کے افکار میں ایک تدریجی ارتقائے ملت دکھائی دیتا ہے ایک ایسا ارتقاء جو فطرتِ انسانی کا خاصا ہے۔ اقبال ایک ایسے مفکر تھے جن کے خیالات میں جیسے جیسے تبدیلی آتی وہ برملا اظہار کرتے رہے۔ اقبال نے نئے تقاضوں کی روشنی میں اجتہاد کا ایک مکمل لائحہ عمل اور اساسی اصول بھی پیش کیے۔ اقبال انفعالِ انسانیت پر شدید رنج محسوس کرتے تھے دنیا اور خاص طور پر عالمِ اسلام میں جو فتنہ و فساد برپا ہو رہے تھے، سامراجیت کو جس طرح فروغ مل رہا تھا اور انسانیت کی جس طرح تذلیل ہو رہی تھی اس پر اقبال سخت کبیدہ خاطر تھے وہ انسانیت کی فلاح کے لیے مذہب اور روحانیت کی طرف رجوع کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

محمد عمار خان ناصر اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

"اجتہاد کا بنیادی مقصد زندگی اور اس کے معاملات کو قرآن و سنت کے مقرر کردہ حدود میں اور ان کی منشا کے مطابق استوار کرنا ہے۔ اس ضمن میں شارح کی منشا کو عملی حالات پر منطبق کرنے اور بدلتے ہوئے حالات اور ارتقاپذیر انسانی سماج کا رشتہ قرآن و سنت کی ہدایت کے ساتھ قائم رکھنے کا وظیفہ بنیادی طور پر انسانی فہم ہی انجام دیتا ہے اور ایک طرف قرآن و سنت کی منشاء اور دوسری طرف پیش آمدہ مخصوص صورتِ حال یا مسئلے کی نوعیت کو سمجھنے اور ان دونوں کے باہمی تعلق کو متعین کر کے ایک مخصوص قانونی حکم لاگو کرنے کی اسی علمی و فکری کاوش کو اصطلاح میں "اجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔" (۵)

علامہ اقبال اپنے آخری دور کے خطوط میں یہ بات بارہا کرتے ہیں کہ اسلامی فقہ کی ایک تاریخ مرتب ہونی چاہیے۔ اس دور میں اقبال کو مذہب سے انتہائی لگاؤ پیدا ہو گیا تھا چنانچہ وہ بار بار فقہ کی تدوین پر زور دیتے تھے وہ محسوس کرنے لگے تھے کہ فلسفہ زندگی کے عملی معاملات میں ساتھ نہیں دے سکتا ضرورت مذہبی فکر کی تشکیل نو کی ہے جو صرف اجتہاد سے ہی ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ایک فلاحی معاشرے کی بنیاد و بقا کے لیے اجتہاد پر زور دیتے تھے۔ علامہ اقبال کو زوال ملت کا شدت سے احساس تھا وہ ملتِ اسلامیہ کی تعمیر و ترقی کے لیے اسلامی قانون اور جدید نظریات کے قائل تھے۔ انھوں نے عمل سے عاری اور توکل و تقلید کے مفہوم کو غلط سمجھنے والی ملت کو خود شناسی اور عمل پیہم کا درس دیا۔ وہ جانتے تھے کہ مسلم امہ کی بقا کا دار و مدار اسلامی فلاحی ریاست کے قیام پر ہے۔ جس کے لیے وہ بار بار مذہبی فکر کی تشکیل نو اور احیاء کے لیے اجتہاد کی بات کرتے تھے۔ یہی تصور اجتہاد تھا جس کے زیر اثر انھوں نے بھی تصوف کو رد کیا اور تصورِ دین کو واضح کیا۔ دین اور سیاست میں ہم آہنگی کی تائید اور طریقِ خانقاہی کی مخالفت

کی۔ اقبال کے نزدیک حقیقت سے آنکھیں چرانا اور باطل قوتوں کی بالادستی کو قبول کر لینا فریب اور جہالت کے سوا کچھ نہیں۔ ان باطل قوتوں سے مقابلہ صرف مستحکم، مضبوط اور اسلامی فلاحی ریاست سے ہی ممکن ہے۔

ڈاکٹر خالد مسعود لکھتے ہیں:

> "علامہ کے نزدیک اجتہاد اسلامی معاشرت کی حرکت و ترقی کا نام ہے۔ یہ صرف "جواز" تلاش کرنے کی کوشش کا نام نہیں بلکہ معاشرے کی رہنمائی کا اصول ہے۔ عصرِ جدید میں اسلامی معاشرے کو جو مسائل پیش آئے ان کی نوعیت گزشتہ کئی صدیوں کے مسائل سے کہیں زیادہ مختلف تھی۔ یہ مسائل دراصل معاشرت میں بہت ہی بنیادی تبدیلیوں کا نتیجہ تھے۔ یوں تو یہ مسائل زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتے تھے لیکن دو شعبے ایسے تھے جن میں تبدیلیوں کا اثر بہت واضح تھا۔ ان میں سے ایک سیاسی ڈھانچہ تھا، دوسرے اجتماعی۔ اقبال کے دور میں ان دونوں شعبوں میں جو مسئلے اٹھے ان میں سیاسی شعبے میں خلافت کا مسئلہ تھا اور اجتماعی زندگی میں عورتوں کے حقوق کا تھا۔" (۲)

اقبال نے حیات و کائنات پر جو گہری نظر ڈالی اس سے پیدا شدہ افکار و تاثرات سے ان کے فکری ارتقاء کا پتا چلتا ہے اور اس فکر کا جوہر تصور وقت اور اجتہاد میں پوشیدہ ہے وقت کی گردش کے ساتھ سہنا ہی زندگی ہے اور زندگی مذہب سے ہے بنی نوع انسان کے تمام مسائل کا حل مذہب میں موجود ہے۔ زندگی کے معاملات، مسائل اور وقت کو بے حقیقت اور غیر اہم سمجھنے والی قومیں صفحۂ ہستی سے مثلِ حیات مٹ جایا کرتی ہیں۔ معاشرے کو تیزی سے بدلتی ہوئی روایات و اقدار کے شانہ بشانہ چلنے کے لیے نئے سانچے ڈھونڈنے کے لیے دور نہیں جانا پڑے گا ہمارا مذہب اتنا لچکدار اور وسیع ہے کہ وہ ان تمام تر بدلتی قدروں کو اپنے مطابق ڈھال لینے کے لیے معجزانہ قوت رکھتا ہے۔

علامہ اقبال اپنے خطوط، خطبات اور کلام میں قانون سازی، مکمل طرزِ معاشرت اور ایک فلاحی ریاست کے قیام کی اکثر بات کرتے ہیں اور بہتر نظام ریاست کے لیے اجتہاد کی ضرورت پر اصرار کرتے ہیں۔ ان کی گہری بصیرت اور دور رس نظریات دیکھ سکتے تھے کہ مسلمان قدیم سوچ اور روایتی عقیدت رکھنے کے باوجود بدل رہے تھے لیکن شریعت، اسمبلی اور دیگر نظام حیات جہاں تھے وہیں پر ہیں۔ اجتماعی مشاورت اور اجتماعی رائے کا فقدان ہے اس کی ضرورت اور اہمیت کو کبھی وہ اہمیت نہیں دی گئی جو دینی چاہیے تھی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر خالد مبین لکھتے ہیں:

"کسی قوم کا طرزِ بودوباش، لوگوں سے اختلاط و روابط اور رسم و رواج معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں جو افراد کے انفرادی اور اجتماعی رویوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اقبالؒ ایک فلاحی معاشرے کی بنیاد اسلام کے آفاقی اصولوں پر رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک فرد کی سیرت و کردار کی تعمیر اس کی دیانت داری اور "اکل حلال" پر منحصر ہے۔ وہ فرد کی ترقی کو معاشرے کی ترقی قرار دیتے ہیں۔ جب اقبالؒ کا تصور ملکیّت زمین معاشرے پر لاگو کیا جائے گا تو ہر شخص زمین کو انفرادی کی بجائے اجتماعی مِلک گردانے گا۔" (۷)

صرف اسلام وہ مذہب ہے جو بڑے سے بڑا انقلاب لانے کی قوت رکھتا ہے اور اس کا ہر قدم آگے اور آگے کی ہی سمت اٹھتا ہے۔ معاشرے کی بقا اور تکمیل در حقیقت انسان کی بقا اور تکمیل ہے جس کی خاطر یہ کائنات ازل سے مٹتی اور بنتی چلی آرہی ہے۔ اقبال کی شاعری اور فکر کا مرکزی نقطہ بھی انسان کی ذات ہے جو مذہب کے بغیر کچھ نہیں۔ عہدِ حاضر میں نسل انسانی کی بقا اور دوام اسلامی فلاحی ریاست کے قیام اور اجتہاد میں مضمر ہے۔ اقبال کے خطبات میں اسلام کے تمام بنیادی تصورات پر جو بحث نظر آتی ہے وہ بھی اسی ضرورت اور اہمیت کے دائرے میں سفر کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ان خطبات کا زیادہ تر مخاطب وہ مسلمان ہیں جو مغرب کی فکر سے متاثر ہو کر یہ خواہش رکھتے تھے کہ اسلام کی فکر کو بھی جدید عہد کے تناظر میں پیش کیا جائے۔ ملتِ اسلامیہ کو انحطاط اور قعرِ مذلت سے بچانے کا واحد ذریعہ مذہب ہے۔ اللہ اس کے رسولؐ اور قرآن کے ذریعے نظریہ حیات کے اصول کا پھر سے احیاء کرنا ضروری ہے۔ جس کی علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں بہت تاکید کی۔ آج اجتہاد قوم سازی کی ایک اہم ضرورت ہے۔ ملتِ اسلامیہ کو ان خطوط پر نہ صرف سنجیدگی سے سوچنا بلکہ عمل بھی کرنا ہوگا۔

ڈاکٹر خالد مسعود لکھتے ہیں:

"اقبال کے نزدیک اجتہاد اور خلافت دونوں کا ایک دوسرے سے گہرا رشتہ ہے چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ جب تک خلافت اجتماعی اور جمہوری رہی اجتہاد بھی جمہوری رہا۔ لیکن جب خلفائے راشدہ کے بعد جونہی خلافت اقتدار اور ملوکیت میں تبدیل ہوئی اجتہاد کی اجتماعی حیثیت بھی ختم ہوگئی اور اس طرح اجتہاد کے ایک باقاعدہ قانون سازی کا ارادہ تعمیر کرنے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں۔" (۸)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

علامہ اقبال جب بھی ملتِ اسلامیہ کی بقااور استحکام کی بات کرتے تو اُن کے تصور میں وہ جمہوری طرزِ عمل ہوتا تھا جس کی بناء لاَاِلٰہ پر اور انتہا محمد رسول اللہ پر تھی۔ خلافتِ راشدہ کے بعد وہ اس بات کی ذمہ داری علماء پر عائد کرتے تھے جو بد قسمتی سے اختلافِ رائے میں الجھے رہے۔ اور وہ قانونِ شریعت جو رائج ہونا چاہیے تھا رائج نہ ہو سکا۔ اقبال کو ملتِ اسلامیہ سے ہمیشہ گہری، ذہنی قلبی وابستگی رہی اور وہ شرعی نفاذِ قانون کو ہی معاشرتی خلفشار کا حل سمجھتے تھے۔ عصرِ جدید میں اسلامی ریاست کا تصور اجتہاد کے بغیر ناگزیر ہے اس لیے اقبال سیاسی نظام کے نفاذ کے لیے اسے ضروری خیال کرتے تھے۔

خلیفہ عبد الحکیم فکرِ اقبال میں لکھتے ہیں:

> ”جب اقبال ملتِ اسلامیہ کا ذکر بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ کرتا ہے تو اس کے سامنے اس ملت کا دورِ حاضر کا نقشہ نہیں بلکہ اس کی نظر اسلام اور اسلامی زندگی پر پڑتی ہے، جو رسول اکرمؐ اور صحابہ کرام کی بصیرت اور ہمت سے ظہور میں آئی۔ جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا یہ صورت مسخ ہوتی چلی گئی۔ اسلام خاص بندگان میں رہ گیا اور جماعت کی زندگی اس سے بہت کچھ ہٹ گئی ہے۔ لیکن اسلام ایک ایسی ہمہ گیر انقلابی اور اصلاحی چیز تھی کہ اس کی مدہم صورتوں نے بھی بحیثیت مجموعی اصولوں تک ملت اسلامیہ کو دیگر معاصرانہ ملتوں کے مقابلے میں پیش پیش ہی دکھایا پھر اقبال کی نظر اس مستقبل پر ہے جس میں اسلام کے حقائق، جو زندگی کے ابدی حقائق ہیں، ارتقائے حیات سے تمام دنیا پر آشکار ہوجائیں گے۔“(۹)

مسلمانوں کا المیہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ انھوں نے اپنے اہم پہلوؤں کو نظر انداز کیا جو اسلامی فکر کے اہم ترین پہلو تھے جن کی بنیاد پر دینِ اسلام کی عمارت کھڑی ہونی تھی۔ علامہ اقبال کو اس بات کا بخوبی احساس تھا کہ اگر ملتِ اسلامیہ ابھی ابھی غفلت کا شکار رہی تو پھر کبھی اپنے آپ کو منوا نہیں سکے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی غفلتوں کے جو نقصانات ہم اٹھا چکے ہیں ان سے سبق سیکھ کر آگے بڑھیں اور اسلامی شرعی قوانین کی روشنی میں ایک لائحہ عمل مرتب کرکے اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کو یقینی بنائیں۔ علامہ اقبال اسلام کے سیاسی نظام میں خلافت، اجتماعی رائے اور اجتہاد کے گہرے تعلق کو سمجھتے تھے اور وہ اجتہاد کو اسلامی معاشرت کے ہر شعبے کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ اسے انفرادی عمل نہیں بلکہ اجتماعی عمل سمجھتے ہیں۔ جس کے ذریعے اسلامی فلاحی ریاست کا قیام

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ممکن ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عبدالجبار شاکر، ”اقبال کا تصور اجتہاد اور دورِ حاضر“، مشمولہ علامہ اقبال کا تصورِ اجتہاد، مرتبین: ڈاکٹر ایوب صابر، محمد سہیل عمر، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان طبع دوم، ۲۰۱۱ء، ص ۳۹

۲۔ نذیر بخاری، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ، لاہور: بزمِ اقبال، ۲۰۱۹ء، ص ۲۲۲

۳۔ پروفیسر محمد عثمان، فکرِ اسلامی کی تشکیل نو، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۱ء، ص ۱۵۱۔۱۵۲

۴۔ محمد سہیل عمر، خطباتِ اقبال نئے تناظر میں، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۶ء، ص ۱۷۵

۵۔ محمد عمار خان، شریعت، مقاصدِ شریعت اور اجتہاد، مشمولہ علامہ اقبال کا تصورِ اجتہاد، ایضاً، ص ۱۲۴

۶۔ ڈاکٹر خالد مسعود، اقبال کا تصور اجتہاد، راولپنڈی: مطبوعاتِ حرمت، ۱۹۸۵ء، ص ۳۰۳

۷۔ ڈاکٹر خالد مبین، ملکیتِ زمین، اقبال کی نظر میں، مشمولہ، اقبال، سہ ماہی علمی و تحقیقی مجلہ، لاہور: بزمِ اقبال، اپریل ۲۰۱۳ء تا مارچ ۲۰۱۴ء، ص ۲۴۸

۸۔ ڈاکٹر خالد مسعود، اجتہادِ اقبال، مشمولہ، اقبالیات کے سو سال، مرتبین: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، محمد سہیل عمر، ڈاکٹر وحید قریشی، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۲ء، ص ۸۰۰۔۸۰۱

۹۔ خلیفہ عبدالحکیم، فکرِ اقبال، لاہور: بزمِ اقبال، ۲۰۰۵ء، ص ۱۴۷